از عدالت عظمیٰ

گوپال سنگھ اور دیگراں

2 اپریل 1954

بنام

اجگر سنگھ اور دیگراں۔

[بی کے مکھرجے، ویوین بوس، غلام حسن اور وینکتا راما آئیر جسٹس صاحبان]

رواج -- گاؤں رالہ، تحصیل منسا، ضلع برنالہ کے زراعتی جاٹ، ریاستی پیپسو - غیر آبائی جائیداد کی جائیداد۔ بیٹی کے بیٹے بنام یک دیگر۔ بیٹی کی طرف سے اپنے بیٹوں کے حق میں غیر آبائی جائیداد کا تحفہ -- کیا وہ اضافہ کے مترادف ہے۔ پوری جائیداد کے ایک چھوٹے سے حصے کو تحفے میں شامل کرنے سے انکار کرنا۔ دسبرداری۔ جوازیت۔

کہا گیا ہے، کہ ریاست پیپسو کے ضلع برنالہ کے گاؤں رالہ کے زرعی جاٹوں میں، بیٹی کے بیٹے، یک جدی کو چھوڑ کر، غیر آبائی زمینوں کے وارث ہوں گے جو انکی ماں کو وراثت کے ذریعے منتقل کر دی گئی تھیں۔ بیٹی کی طرف سے اپنے بیٹوں کو تحفہ دینا جانشینی میں اضافہ لانے کے مترادف ہوگا۔ لاعلمی یا لاپرواہی کی وجہ سے پوری جائیداد کے ایک چھوٹے حصے کی دسبرداری کو شامل کرنے کے جواز کو متاثر نہیں کرتا جب کہ یہ دوسری صورت میں حقیقی ہے۔

لیہنا بنام مسماتہ ٹھاکرے (32 پنجاب ریکارڈ 1892 ایف بی:)؛ لال سنگھ بنام روڑ سنگھ (55 پی ایل آر۔ 168 کے 172 پر)؛ ملاہوں کا ہندو قانون، 11 واں ایڈیشن، صفحہ 217: رٹیگن کا ڈائجسٹ، روایتی قانون پیرا۔ 23(2) حوالہ دیا گیا۔

"سول اپلیٹ کا دائرہ اختیار: سول اپیل نمبر 174 بابت 1952 ۔

پٹیالہ اور مشرقی پنجاب اسٹیٹ یونین کی عدالت عالیہ آف جوڈیکیچر کے 27 جون 1950 کے فیصلے اور ڈگری سے اپیل، بھٹنڈا کے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج کی عدالت کے 21 ستمبر 1949 کے فیصلے اور ڈگری کے خلاف دوسری اپیل نمبر 219 بابت 50-1949 ، منسا میں سب جج، II کلاس کی عدالت میں کیس نمبر

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:09
I attest to the accuracy and
integrity of this document

134 بابت 1947 کے 10 اگست 1948 کے فیصلے اور ڈگری سے اپیل نمبر 61 سال 1948 سے پید ہوئی ہے۔

اپیل گزاروں کی طرف سے گوپال سنگھ اور سردار سنگھ۔

جواب دہندہ کی طرف سے اچرو رام (بشمول کے ایل مہتا)۔

2 اپریل 1954 کو عدالت کا فیصلہ بوس جج کے ذریعے سنایا گیا تھا

مدعوں کی اپیل میں وہ یہ دعوی کرتے ہیں کہ وہ جو متنازہ جائیداد کے مالک تھے کو ایک ہرنم سنگھ کو احتمالی طور پر واپس کرنے والے ہیں۔ 02 نومبر 1914 کو ہرنم سنگھ کی موت کے بعد ان کی بیٹی دوسرے مدعا علیہ مسمات بیرو نے اپنے بیٹوں کو جائیداد متداعو یہ تحفے میں دیے جنہیں پہلے مدعا علیہ کے طور پر اکٹھا کیا گیا ہے۔ مدعیوں کا دعوی یہ ہے کہ جائیداد آبائی ہے اور بیٹی کو صرف ایک جائیداد تا حیات ملی ہے، اس لیے وہ اس کے لیے دعویٰ استقرار یہ کرتے ہیں کہ یہ تحفہ ان کے واپسی کے حقوق کو متاثر نہیں کرے گا۔

مدعا علیہان رواج پر انحصار کرتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ، روایتی قانون کے مطابق جو مساوی تعلقات کو کنٹرول کرتا ہے، پانچویں درجے سے زیادہ کے حصہ دار بیٹی اور اس کے نسب کی موجودگی میں وارث نہیں ہوتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ مدعی ساتویں درجے کے حصہ دار ہیں، اس لیے وہ بیٹی کو منتقل نہیں کر سکتے۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ جائیداد آبائی نہیں تھی اور اس لیے مدعی بیٹی کی جائیداد منتقلی کو چیلنج نہیں کر سکتے۔ دفاع کی تیسری لائن جائیداد کے ایک حصے سے متعلق ہے جو ہمارے سامنے تنازعہ میں نہیں ہے۔

دعویٰ میں موجود جائیداد تین مد پر مشتمل تھی:

(1) 253 بیگھا کا خاص زمین؛

(2) 3 بیگھا 19 بسوا میں آدھا حصہ؛ اور

(3) خاص شاملیت جائیداد میں ایک حصہ۔

مدعا علیہان کا کہنا ہے کہ ہرنم سنگھ نے دوسرے مدعا علیہان کو خاص زمین کے 123 بیگھا تحفے میں دیے: چونکہ تحفہ حتمی تھا اور اس لیے مدعی کسی بھی صورت میں جائیداد کا وہ حصہ حاصل نہیں کر سکتے۔

ٹرائل جج نے مدعی کے وکیل کے اعتراف پر فیصلہ دیا کہ متنازعہ زمین غیر آبائی تھی اور مدعی کو خارج کرنے کے بعد بیٹی کے بیٹے اس کے جانشین ہوں گے، اس لیے اس کی طرف سے اپنے بیٹوں کو دیا گیا تحفہ جائیداد میں

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:09
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اضامہ لانے کے مترادف ہے۔قابل جج نے مدعی کا مقدمہ خارج کر دیا۔

نچلی اپیلٹ عدالت میں اپیل پر، اس نتیجے کو برقرار رکھا گیا کہ جائیداد غیر آبائی تھی کیونکہ اس عدالت میں مدعی کے قابل وکیل نے اس نکتے پر پہلی عدالت کے فیصلے کو چیلنج نہیں کیا۔ جہاں تک تیزی لانے کا تعلق ہے، قابل جج نے اس نکتے کی جانچ پڑتال کرنا ضروری سمجھا جسے مدعیوں نے ٹرائل عدالت میں اٹھایا تھا لیکن اسے وہاں نظر انداز کر دیا گیا تھا، یعنی کہ تحفہ میں مکان شامل نہیں تھا۔لہذا، یہ دلیل دی گئی کہ چونکہ پوری جائیداد اگلے وارث کو منتقل نہیں کی گئی تھی اس لیے کوئی تیزی نہیں تھی۔قابل جج نے اس نکتے پر گواہی لی اور کہہ دیا کہ گھر شامل نہیں تھا اور اس لیے مدعا علیہان کے خلاف پایا گیا۔اس کے مطابق، اس نے جائیداد کے اس حصے کے لیے مدعیوں کے دعوے کا فیصلہ کیا۔

عدالت عالیہ میں قابل ججوں نے جائیداد کی غیر آبائی نوعیت کے بارے میں ہم آہنگی کے نتیجے کو برقرار رکھا۔ان کے سامنے بھی مدعی کے وکیل نے اس بات کو تسلیم کیا۔ان کا یہ بھی مؤقف تھا کہ یہ مکان تحفے میں شامل نہیں تھا لیکن ان کا کہنا تھا کہ یہ جائیداد کا اتنا چھوٹا حصہ تھا کہ بیٹی کا اسے برقرار رکھنا اس کی طرف سے جائیداد سے خود کو ختم نہ کرنے کے ارادے کی نشاندہی نہیں کر سکتا۔انہوں نے مدعیوں کے حق میں یہ بھی مؤقف اختیار کیا کہ وہ پانچویں درجے کے حصہ دار ہیں نہ کہ ساتویں لیکن ان کا مؤقف تھا کہ چونکہ جائیداد غیر آبائی تھی اس لیے بیٹی کے بیٹے نزدیک ترین وارث تھے، اس لیے تحفے نے جائیداد میں اضافہ کیا اور گھر کو خارج کرنے کے باوجود اسے موہوب الیہ کے حوالے کر دیا۔اس کے مطابق انہوں نے نچلی اپیلیٹ عدالت کے ڈگری کو تبدیل کیا اور ماہر ٹرائل کے حکم کو بحال کر دیا۔

ہماری سامنے، مدعیوں کے قابل وکیل نے جائیداد کی غیر آبائی نوعیت کے بارے میں تینوں عدالتوں کے بیک وقت نتائج کو دوبارہ کھولنے کی کوشش کی لیکن ہم نے اسے ایسا کرنے کی اجازت نہیں دی۔ یہ سوال قانون اور حقیقت کا ایک ملا جلا سوال ہے اور اس میں داخلہ دونوں شامل ہیں۔ہمیں یہ نہیں دکھایا گیا کہ تسلیم شدہ حقائق کو قانون سے کیسے الگ کیا جا سکتا ہے تا کہ ہم اس بات کا تعین کر سکیں کہ تسلیم شدہ حقائق سے اخذ کردہ قانون کا نتیجہ غلط تھا یا نہیں۔فاضل ٹرائل جج نے کہا کہ داخلہ سابقہ مقدمہ جو ان فریقین یا ان کے پیشرو کے درمیان کے سابقہ فیصلے کی بنیاد پر دیا گیا تھا۔

ہرنم سنگھ نے اپنی جائیداد کا ایک حصہ گروی رکھا تھا اور گروی رکھنے والوں کو قبضے دیا۔جب اس کی موت ہوئی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:09
I attest to the accuracy and
integrity of this document

تو اس کے یک جدون نے جائیداد کے غیر منسلک حصے پر قبضہ کرلیا۔ بیٹی مسماتہ بیرو نے دو مقدمے دائر کیے، ایک موجودہ مدعی یا ان کے پیشروؤں سمیت یک جدوں کے خلاف قبضے کے لیے، اور دوسرا قبضے میں رہن رکھنے والوں کے خلاف بیان کے لیے۔ اس میں وہ یک جدوں کیا یک ترتیب میں بھی شامل ہوگئیں۔ مسماتہ بیرو اس بنیاد پر کامیاب ہوئی کہ جائیداد غیر آبائی تھی۔ یہ نتائج واضح طور پر عدالتی ہیں اور اگر مدعی کے قابل وکیل نے اس نکتے کو تسلیم نہیں کیا ہوتا تو سوال فوری طور پر اٹھایا جاتا اور پچھلے فیصلے، جو ظاہر کیے گئے تھے (ظاہر کرتا ہے ڈی ڈی اور ڈی ایف) معاملے کو ختم کر دیتے۔ لیکن چونکہ تینوں عدالتوں میں اس بات کو تسلیم کرلیا گیا تھا، اس لیے ضروری نہیں تھا کہ مدعا علیہان پچھلے فیصلوں سے پیچھے ہٹ جائیں۔ اس لیے یہاں یہ قبول کرنا ضروری ہے کہ پوری متنازعہ زمین غیر آبائی تھی۔

یہ ہمیں وراثت کے سوال پر لاتا ہے۔ ریٹیگن کے ڈائجسٹ آف کسٹمری لا کے پیراگراف 23(2) کہتا ہے کہ۔

"اپنے والد کی حاصل کردہ جائیداد کے حوالے سے، بیٹی کو یک جدوں سے زیادہ ترجیح دی جاتی ہے۔"

یہ متنازعہ نہیں ہے لیکن مدعی جو دعوی کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ وہ صرف ایک محدود وارث کے طور پر کامیاب ہوتی ہے اور اس کی واپسی کے بعد معمول کے مطابق باپ کے وارثوں کے پاس جائے گی۔ لیکن یہ اس قبیلے کے درمیان پنجاب کا رواج نہیں ہے جس سے یہ جماعتیں تعلق رکھتی ہیں، یعنی زرعی جاٹ۔ راٹیگن نے اپنے ڈائجسٹ کے 13 ویں ایڈیشن کے صفحہ 411 پر پنجاب کے رواور راٹیگن کے قبائلی قانون کے صفحہ 61 سے درج ذیل اقتباس کا حوالہ دیا ہے:

''جہاں شادی شدہ بیٹی کے جانشینی کی اجازت ہے، عام اصول یہ ہے کہ وہ ایک عام وارث کے طور پر کامیاب نہیں ہوتی، بلکہ محض کسی دوسرے مرد کو جائیداد منتقل کرنے کے ذریعہ سے، زنانہ صف کے سلسلے میں اس کے والد کی نسل کو غیر معمولی حالات میں شمار کرنے کی اجازت ہے جیسے کہ وہ مرد کے صف میں نسل کے سلسلے میں تھی۔ بیٹوں کی پیدائش اور ان کی اکثریت حاصل کرنے کے بعد بھی واقعی، وہ اپنی زندگی تک زمین کو اپنے نام پر رکھنا جاری رکھے گی لیکن اس کے پاس اس پر زیادہ اختیار نہیں ہے جتنا کہ ایک بیوہ کے پاس ہوگا۔ اگر اس کے بیٹے ہیں، تو جائیداد یقینا معمول کے مطابق ان کے نسل اور ان کے درازی مردانہ مسئلے کے پاس آئے گی۔

لیکن اگر اس کے کوئی بیٹے نہ ہوں، یا ان کا مردانہ مسئلہ ناکام ہو جائے، تو زمین واپس کر دی جائے گی،

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:09
I attest to the accuracy and integrity of this document

سوائے کچھ خاص صورتوں کے جہاں اس کے شوہر کو اپنی زندگی کے لیے رکھنے کی اجازت ہے، اس کے والد کے ایجنٹوں کو، بالکل اسی طرح جیسے یہ ہوتا اگر اس کے حق میں اگنیٹک جانشینی کے عمومی اصول کی کوئی رعایت نہ ہوتی۔

"اس کی حمایت پنجاب کے کم از کم دو فیصلوں سے ہوتی ہے۔لیہنا بمقابلہ مسماتہ ٹھا کرے (1) پنجاب چیف عدالت کے دو قابل ججوں (تیسرے اختلاف رائے) نے فل بینچ کے دوران کہا۔کہ وہ بھی آبائی جائیداد کے معاملے میں بیٹی کے بیٹے اوران کی اولاد باپ کی یک جدی کو خارج کر دیں گی۔ایک حالیہ کیس (1953) میں پنجاب عدالت عالیہ نے لال سنگھ بنام روڑ سنگھ میں کہا ہے کہ غیر آبائی جائیداد کے معاملہ میں بیٹیوں کو یک جدی سے زیادہ ترجیح دی جاتی ہے۔

ہمیں بتایا گیا کہ یہ قاعدہ صرف اس وقت لاگو ہوتا ہے جب بیٹی کا جانشین ہوتی ہے اور جب وہ اپنے والد سے پہلے مر جاتی ہے تو اس کا کوئی اطلاق نہیں ہوتا ہے۔ہم اس بارے میں کچھ نہیں کہتے کیونکہ ہمارے سامنے معاملہ وہ ہے جس میں بیٹی جانشین ہوئی اور ہمارے سامنے پیش کیے گئے تمام حکام اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ اس صورت میں اس کے بیٹے یک جدی کو خارج کر دیں گے۔ہمیں ایسا کوئی فیصلہ نہیں دکھایا گیا جس نے متضاد نظریہ اختیار کیا ہو۔ہم یہاں صرف غیر آبائی جائیداد سے متعلق فکر مند ہیں اور اس بارے میں کوئی رائے ظاہر نہیں کرتے کہ آبائی جائیداد کے معاملے میں کیا ہوگا، حالانکہ پنجاب چیف کوٹ کے فل بینچ میں دو قابل ججوں کے مشاہدات جن کا ہم نے حوالہ دیا ہے کہ وہ اصول کو آبائی جائیداد پر بھی لے جاتے ہیں۔

مدعیوں کے لیے قابل وکیل ریٹیگنز ڈائجسٹ کے پیراگراف 64 پر انحصار کرتا ہے جہاں یہ کہا گیا ہے کہ دو مقدمات کے علاوہ جو یہاں لاگو نہیں ہوتے ہیں، جائیداد کی ملکیت میں کوئی بھی خاتون، دوسروں کے علاوہ، اسکے والد اسے مستقل طور پر منتقل کر سکتے ہے۔لیکن ہمیں یہاں منتقلی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔مسماتہ بیرو کی موت کے بعد بطور تحفہ بیٹوں کے لیے تحفہ شاید اچھا ہے کہ نہیں۔۔سوال یہ ہے کہ کیا کوئی اضافہ تھا۔اگر وہاں ہوتا تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ اس نے کیا شکل اختیار کی۔

اس کے بعد ہم دستبرداری کے سوال کی طرف رجوع کرتے ہیں اور وہاں واحد سوال یہ ہے کہ آیا گھر مسماتہ بیرو کی طرف سے برقرار رکھنے سے جائیداد میں تیزی آنے کو روک دے گا۔۔تحفے میں شامل جائیداد کی حد 253 بیگھا سے زیادہ ہے۔اسے اس میں سے 123 بیگھا تحفے میں دینے کا مکمل حق تھا اور اس لیے واحد حصہ جس پر دستبرداری اصول یہ لاگو ہوگا وہ باقی 130 بیگھا ہوگا۔لیکن یہ حقیقت کہ اس نے اپنی ساری جائیداد اپنے بیٹوں کو دے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:09
I attest to the accuracy and
integrity of this document

دی، اس گھر پر پابندی لگا دی، جس میں وہ جائیداد بھی شامل ہے جس پر اس کا مکمل حق تھا، یہ ظاہر کرنے کے لیے متعلقہ ہے کہ اس کا ارادہ خود کو مکمل طور پر ختم کرنا تھا۔ اب جہاں تک اس گھر کا تعلق ہے، گرجا سنگھ (پی ڈبلیو 1) ہمیں اس کی تفصیل دیتے ہیں:

"سبت کے دروازے اور اس دروازہ کے درمیان کا فاصلہ صرف دو کرامس ہے۔" (گیارہ فٹ)۔" دروازہ کے سامنے ایک جھلانی ہے جس کا دروازہ سبت میں کھلتا ہے نہ کہ صحن میں۔ دروازہ، سبت اور جھالانی کے علاوہ ان کے گھر میں کوئی اور چھت والا حصہ نہیں ہے۔ مویشیوں کے لیے صرف ایک کمپاؤنڈ ہے۔"

اس چھوٹی سی رہائش گاہ میں نہ صرف مسماۃ بیرو بلکہ اس کے تین بیٹے بھی رہتے ہیں۔ جیسا کہ عدالت عالیہ نے کہا ہے، یہ پوری جائیداد کا ایک بہت چھوٹا حصہ ہے۔ اس کو برقرار رکھنا، خاص طور پر ان حالات میں جب بیٹے پہلے ہی اس کے ساتھ رہتے ہیں، دستبرداری کو کالعدم نہیں کرے گا۔ اس بارے میں قانون ملاہوں کے ہندو قانون میں، 11 ویں ایڈیشن، صفحہ 217 میں درج ذیل اصطلاحات میں درست طریقے سے بیان کیا گیا ہے:

"لیکن کوتاہی، لاعلمی یا نظر اندازی کی وجہ سے، پوری جائیداد کے ایک چھوٹے حصے کو دستبرداری کے جواز کو متاثر نہیں کرتا جب کہ یہ دوسرے لحاظ سے حقیقی ہے۔"

موجودہ معاملہ، ہماری رائے میں، اس اصول کے تحت آتا ہے۔ ہم عدالت عالیہ سے اتفاق کرتے ہیں کہ یہ تحفہ جانشینی کو تیز کرنے کے لیے کام کرتا ہے۔ اس صورت میں، مدعی اب واپسی کرنے والے نہیں ہیں یہاں تک کہ اگر وہ بیٹی کے بیٹوں اور ان کے سلسلے کی ناکامی پر کامیاب ہونے کے حقدار ہوتے۔ ہمیں یہ فیصلہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ آیا مدعی، پانچویں درجے میں یک جدی کے طور پر، بالکل بھی وارث ہوں گے۔ اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اخراجات کے ساتھ مسترد کر دی جاتی ہے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:09
I attest to the accuracy and integrity of this document